حج و عمرہ سے متعلق ضروری احکام پر مشتمل نہایت مفید و مختصر رسالہ

سِراجُ الحج

حضرت مولانا محمد سراجُ الحق صاحب مچھلی شہری علیہ الرحمہ



حج وعمرہ سے متعلق ضروری احکام ومسائل پر مشتمل

نہایت مفید ومختصر رسالہ

سراج الحج

حضرت مولانا الحاج المولوی محمد سراج الحق صاحب علیہ الرحمہ

از :

مکتبہ دار السلام محلہ چوبفروشان سہارنپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

روحِ حج

حج کے ارکان بے خیالی میں نہ کرے بلکہ ہر کام کو ذیل کی الگ الگ نیت سے کرے اور خدا سے مانگے انشاءاللہ تعالیٰ حج قبول ہوگا اور دین کا شعور بڑھے گا۔

(۱) غسل احرام میں نیت کرے کہ برے اخلاق چھوٹ جائیں۔

(۲) سِلا لباس اُتار کر چادر احرام پہننے میں یہ نیت ہو کہ خدا کے لئے سب تعلقات چھوڑتا ہوں۔

(۳) لَبَّیْکَ کہنے پر یہ یقین اور تصور رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب بھی دیا اور میں نے سنا۔

(۴) مسجد حرام میں داخلہ کے وقت سمجھے کہ خدا کے دربار میں جا رہا ہوں تو ادب سے رہنا چاہیے۔

(۵) کعبہ دیکھ کر سمجھے کہ رب کعبہ کی تجلی بے کیف ہی کو دیکھ رہا ہوں وہی میرا مسجود ہے۔

(۶) حجرِ اسود کو بوسہ کانپ کر عاجزی سے دے اور سمجھے کہ بڑے بادشاہ کے ہاتھ میں ہاتھ دے رہا ہوں اس لئے اب گناہوں سے بچوں گا۔

(۷) طواف کی دوڑ میں سمجھے کہ خدا نے اپنے قریب مجھے بلایا ہے اب مجھ سے گفتگو کریں گے۔

(۸) صفا پر دل کی صفائی کی نیت اور دل سے دعا کرے کہ دین کا شعور پیدا ہو۔

(۹) منیٰ میں یہ تمنا ہو کہ اب گناہ نہ کروں گا۔

(۱۰) مسجد خیف میں خدا کا خوف اپنے اوپر طاری کرے۔

(۱۱) عرفات میں نفس کی معرفت اور خدا کی معرفت پیدا ہونے کی نیت اور دعا کرے۔

(۱۲) منیٰ میں کنکری مارتے وقت سمجھے کہ اندر کی جہالت اور شیطنت پھینکے دیتا ہوں۔

(۱۳) قربانی میں خدا کی راہ میں نفس کی قربانی کی نیت کرے۔

(۱۴) طواف زیارت میں سمجھے کہ میں اللہ کی زیارت کر رہا ہوں اور اللہ میری عزت بڑھا رہے ہیں"۔

اہتمام سفرِ حج

(۱) پاک مال سے حج کرنا چاہیے، مال میں شبہ ہو تو کسی غیر مسلم سے بدل لے یا بینک میں جمع کر کے پھر نکال لے۔

(۲) سفر سے قبل گناہوں سے توبہ کرے کسی کا حق باقی ہو تو ادا کر دے یا معاف کرا لے۔

(۳) اللہ کی خوشی کے لئے خالص نیت سے حج کرنا چاہیے، شہرت یا اترانے کا خیال بھی نہ آنے دے، پھولوں کے ہار پہننا، مجمع میں اتراتے چلنا، نعرے لگوانا اچھا نہیں ہے، امام ضامن کا روپیہ بندھوانا گناہ ہے، کسی عالم سے پوچھ پوچھ کر تمام ارکانِ حج ادا کرے یا حج

کو جانے سے پہلے علماء سے ہر رکن کے مسائل پوچھ کر خوب اچھی طرح سمجھ لے۔

(۴) اس سفر میں کسی سے (خواہ رفیق سفر سے یا عربوں سے) لڑائی لڑنا یا گالی گلوچ کرنا بہت گناہ ہے اس سے بہت بچے۔

(۵) مکہ تک آمد و رفت اور خوراک کے بقدر جب روپیہ جمع ہو جائے پھر حج میں دیر نہ کرنا چاہیے، عورت پر اس وقت حج فرض ہوگا جب اس کے پاس خود اس کے اور محرم مرد کے آمد و رفت مکہ اور خوراک کے بقدر روپیہ ہو۔

(۶) بیوہ عورت کو محض حج کیلئے نکاح ضروری نہیں، عورت بغیر محرم کے حج کریگی تو حج ہو جائیگا مگر

گناہگار ہوگی، اسلئے عورت کو بغیر محرم حج نہ کرنا چاہیے محرم کے بغیر اس پر حج فرض ہی نہیں ہے۔ (رومی)

تنبیہ: حج کی استطاعت ہو جانے کے بعد لڑکیوں کی شادی کیلئے حج میں تاخیر کرنا نہایت غلط بات ہے اب اگر کسی وجہ سے حج نہ کر سکے گا تو ترکِ حج کا گناہ ہوگا۔ (رومی)

حرم میں داخل ہونا

مکہ میں مسجد حرام (حرم شریف) میں باب السلام سے داخل ہونا مسنون ہے۔ اعتکاف مستحب کی نیت کر کے داہنا پاؤں پہلے رکھے اور یوں کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ رَبِّ

اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

کعبہ شریف کا جمال پرجلال نظر آئے تو یوں کہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَشْرِیْفاً وَّتَعْظِیْماً وَّتَکْرِیْماً وَمَھَابَۃً وَزِدْ مِنْ شَرَفِہٖ مَنْ حَجَّہٗ وَاعْتَمَرَہٗ تَشْرِیْفاً وَّتَعْظِیْماً وَّتَکْرِیْماً وَّبِراً. اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ پھر اپنے لئے یوں دعا مانگے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ وَاَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَیْتِ مِنَ الدَّیْنِ وَالْفَقْرِ وَضِیْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

مسائل

(۱) احرام (نیت حج) کے وقت غسل اور نظافت کیلئے ہے اس لئے غسل یا وضو کر لے، تیمّم نہ کرنا چاہیے، ہاں اگر حالتِ نجاست میں ہو تب طہارت کے لئے غسل اور معذور کو تیمّم فرض ہوگا۔

(۲) احرام نیت حج کو کہتے ہیں یہ چادر علامتِ احرام ہے، مرد کو ایک چادر فرض ہے، دو اور دو سے زائد بھی جائز ہے رنگین بھی جائز ہے مگر سفید افضل ہے استعمالی پاک لنگی (جو سلی نہ ہو) یا استعمالی چادر بھی جائز ہے، چادر کی جگہ بِسلا کمبل اور لحاف، سلی رضائی، دلائی، بڑا تولیہ بھی درست ہے، چادر میں جیب سلوانا بھی درست ہے،

ایک چادر کمر سے نیچے (تہبند کی طرح) باندھے اور دوسری دونوں کندھوں پر اوڑھ لے۔

(۳) چادر میں خوشبو لگانا اور بسانا چاہیے مگر خوشبو میں رنگنا منع ہے، خوشبودار نہ ہو اور تیز رنگ نہ ہو۔

تنبیہ : چادر احرام میں خوشبو (احرام باندھنے سے پہلے ہی) لگانا چاہیے (احرام باندھنے کے بعد خوشبو کا استعمال ممنوع ہو جاتا ہے)۔

(۴) مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز نفل احرام کی نیت سے سر ڈھانک کر پڑھے مگر نمازِ احرام کے بعد فوراً سر کھول دے (نفل احرام کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کافرون اور دوسری رکعت میں فاتحہ اور اخلاص بہتر

ہے) فرض نماز کے بعد بھی احرام باندھنا درست ہے،
وقت مکروہ ہو تو بلا نماز بھی احرام درست ہے۔

(۵) حالت احرام میں جوتہ ایسا پہنے جس میں پشتِ قدم کی ابھری ہڈی کھلی رہے یعنی سر اور پشتِ قدم کو برابر کھلا رکھے یا چپل پہنے۔

(۶) احرام یعنی نیت تین ہی ہوسکتی ہے جو ذیل میں درج ہے، نماز احرام کے بعد فوراً ان میں سے کوئی ایک نیت کرلینی چاہیے، دل سے نیت فرض ہے اور زبان سے مستحب ہے۔

احرام کی قسمیں یہ ہیں

(الف) صرف حج کا احرام اسے "افراد" کہتے ہیں اور ایسے احرام والے کو "منفرد" کہتے ہیں۔

(ب) عمرہ اور حج کے الگ الگ دو بار احرام اسے "تمتع" کہتے ہیں اور اس شخص کو "متمتع" کہتے ہیں۔

(ج) عمرہ اور حج دونوں کا ایک ساتھ احرام اسے "قِران" اور اس شخص کو "قارن" کہتے ہیں، سب سے افضل قِران ہے، اس سے کم تمتع، اس سے کم افراد، زبان سے بھی یوں کہہ لے تو بہتر ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ /الْعُمْرَۃَ /الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ مَعاً فَیَسِّرْلِیْ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ.

(۷) نیت کے ساتھ فوراً اللہ اکبر یا پورا لبیک کہنا بہت ضروری ہے اگر نیت کے بعد ایک بار بھی اللہ اکبر یا لبیک نہ کہے گا تو احرام نہ بندھے گا، لبیک کے پورے کلمات یہ ہیں۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ کہنا یا ذکر کرنا ایک بار فرض ہے تین بار کہنا اور پھر برابر کہتے رہنا سنت ہے، مرد زور سے کہیں اور عورت آہستہ سے، کسی سے ملاقات پر پہلے اللہ اکبر یا لبیک کہہ لے، اس کے بعد سلام وکلام کرے، صبح وشام کے وقت سونے اور جاگنے کے وقت، کہیں چڑھنے اترنے کے وقت برابر لبیک کہنا چاہیے۔

(۸) احرام باندھنے (نیت کر لینے) کے بعد یہ باتیں منع اور گناہ ہو جاتی ہیں (انہیں ممنوعات احرام کہتے ہیں اور یہ سات ہیں)

(۱) خوشبو سونگھنا یا چھونا۔

(۲) سلا لباس (مثلاً کرتا، پاجامہ، بنیان، اچکن وغیرہ) پہننا۔

(۳) سر یا چہرہ کو یا پشت قدم ابھری ہڈی کو ڈھانکنا (کسی کپڑے کا لگ جانا یا چھونا معاف ہے)۔

(۴) بال بنوانا، نوچنا، کترانا۔

(۵) ناخن کاٹنا کترانا۔

(۶) بیوی کا بوسہ لینا یا شہوت کی بات چیت کرنا، خشکی کا شکار خود کرنا یا کسی کو شکار کا پتہ بتانا یا شکار کا آلہ دینا (یہ ممنوعات احرام ہیں)۔

(۹) عورت کے لئے علامتِ احرام صرف یہ ہے کہ چہرہ پر کپڑا وغیرہ نہ لگنے پائے، عورت سَر کے بالوں کو نماز کی

طرح پورے اہتمام و احتیاط سے کپڑے سے برابر باندھے رکھے، عورت کو سلا لباس، موزے، دستانے، ہر قسم کی زنانی جوتی، چپل جائز ہے۔

(۱۰) چھت، درخت، چھتری، خیمہ، مچھر دانی کے نیچے احرام والے کو بیٹھنا، لیٹنا اور سونا جائز ہے۔

میقاتِ احرام

حرم شریف کے چاروں جانب ایک خاص مقام مقرر ہے جہاں سے بغیر احرام آگے نہیں بڑھنا چاہیے، ان مقامات کو میقات کہتے ہیں ہندوستان سے جانے والوں کے لئے میقات (یعنی دربارِ خداوندی کی پہلی ڈیوڑھی) یلملم ہے اور مدینہ شریف کی طرف سے آنیوالوں کیلیے

میقات ذوالحلیفہ (ابیار علی) ہے"۔

نمبر شمار	احرام کے کام	مفرد کو	متمتع کو	قارن کو
۱	حجامت اور غسل یا وضو	سنت	سنت	سنت
۲	چادر احرام میں خوشبو لگانا	سنت	سنت	سنت
۳	سلا لباس اتار کر چادر پہننا (مرد کو)	فرض	فرض	فرض
۴	نماز نفل احرام (۲ رکعت)	سنت	سنت	سنت
۵	سر اور پشت قدم کھلا رکھنا (مرد کو)	فرض	فرض	فرض
۶	چہرے کو کسی کپڑے سے الگ رکھنا (عورت کو)	فرض	فرض	فرض
۷	اللہ اکبر یا لبیک کہنا	فرض	فرض	فرض
۸	میقات پر احرام باندھ لینا	واجب	واجب	واجب
۹	ممنوعات احرام سے بچنا	واجب	واجب	واجب

طواف کے کام

۱	دل سے طواف کی نیت کرنا	فرض	فرض	فرض
۲	حجرِ اسود کو قاعدے سے بوسہ دینا	سنت	سنت	سنت
۳	حطیم کو لیکر پورے سات پھیرے کرنا	فرض	فرض	فرض
۴	نمازِ طواف پڑھنا	واجب	واجب	واجب
۵	ملتزم پر دعا کرنا	سنت	سنت	سنت
۶	زم زم پینا	سنت	سنت	سنت

نمبر شمار	عمرہ کے کام	مفرد کو	متمتع کو	قارن کو
۱	میقات پر احرام باندھنا	فرض	فرض	
۲	طواف شروع کرتے ہی لبیک کہنا بند کرنا	فرض	فرض	
۳	داہنا کندھا کھول لینا	سنت	سنت	
۴	پہلے تین پھیروں میں اکڑ کر تیز چلنا	سنت	سنت	
۵	طواف کے چھ کام مکمل کرنا	واجب	واجب	
۶	نمازِ طواف پڑھنا	واجب	واجب	
۷	صفا و مروہ میں سات بار چلنا کچھ ذرا اکڑ کر چلنا	واجب	واجب	
۸	سر کے بال بنوانا	واجب	حرام ہے حج کے بعد بنوائے گا	

دعا کی حقیقت واہمیت

حج میں ہر وقت دل سے دعا کرتے رہنا چاہیے یعنی ہر وقت خدا سے لو لگائے رہے، دعا دراصل پڑھنے کی چیز نہیں بلکہ خدا سے مانگنے کی چیز ہے اس لئے بہتر ہے کہ اپنی دنیا وآخرت کیلئے اپنی راحت وضرورت کی چیزیں اپنی ہی زبان میں خدا سے مانگے تاکہ مانگنے میں دل بھی لگے، عربی دعائیں صحیح یاد ہوں تو وہ سب سے بہتر ہیں۔ غلط سلط عربی دعا پڑھنے سے اپنی زبان میں دعا مانگنا ہی بہتر ہے، طواف ملتزم پر صفا ومروہ اور دعا کے مقام پر یہی کرے، کوئی خاص دعا مانگنا ضروری نہیں ہے، ہر مقام دعا پر دعا مانگنا مستحب ہے عربی دعائیں

جو آسان ہیں اور جلد یاد ہوسکتی ہیں اور بہت مفید اور بہترین دعائیں یہ ہیں۔

(۱) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ سے وَلَا الضَّالِّيْنَ تک.

(۲) رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا سے وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ تک.

(۳) اَنْتَ وَلِيّ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِماً وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ.

(۴) رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ. رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ.

(۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ اِيْمَاناً يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْناً

صَادِقاً حَتّٰی اَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرَضِنِیْ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

طواف کی قسمیں اور احکام

طواف کی چند قسمیں ہیں

(۱) طواف قدوم:۔ اگر احرام صرف حج کا ہو تو پہلے طواف کو طواف قدوم کہتے ہیں، اس طواف میں حاجی کو اپنا کندھا کھولے رہنا چاہیئے اور طواف کے پہلے تین پھیروں میں اکڑ کر سینہ تان کر دھیرے دھیرے دوڑنا چاہیئے طواف کے بعد صفا مروہ پر دوڑنا بھی پڑتا ہے (چونکہ یہ حج کا احرام ہے اسلئے طواف کے بعد حجامت نہ بنوائے)

(۲) طواف عمرہ:۔ اگر عمرہ کا احرام ہو تو یہ طواف عمرہ

کہلاتا ہے اس میں بھی داہنا کندھا کھلا رکھے پہلے تین پھیروں میں اکڑ کر دوڑے صفا و مروہ پر سعی کرے (دوڑے) اس طواف و سعی کے بعد حجامت بنوائے گا۔

مسئلہ:۔ اگر حاجی نے قِران کی نیت کی ہو تو وہ طواف عمرہ کے بعد حجامت نہ بنوائے۔

مسئلہ:۔ ایام حج کے چھ دنوں کے علاوہ دوسرے دنوں میں بھی نفل طواف کیا جا سکتا ہے اس میں سلا لباس بھی پہن کر طواف کیا جا سکتا ہے اس نفل طواف میں کندھے کھولنا یا اکڑ کر تیز چلنا بھی نہیں ہے۔

مسئلہ:۔ نفل طواف کر کے اپنے والدین اور عزیز و اقارب کو یا آنحضرت ﷺ کو اور جس کو چاہے ثواب پہنچا سکتا ہے۔

طواف کے واجبات

(۱) طاہر ہونا۔

(۲) قابل ستر حصہ چھپا رہنا۔

(۳) پیدل ہونا (بیمار و معذور مستثنیٰ ہیں)

(۴) حجر اسود سے طواف شروع کرنا۔

(۵) حجر اسود کے داہنے سے شروع کرنا۔

(۶) حطیم سمیت طواف کرنا۔

(۷) پورے سات پھیرے کرنا۔

(۸) ممکن ہو تو حجر اسود کو بوسہ دے کر طواف شروع کرنا۔ (بوسہ ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے اشارہ ہی کرلے)

(۹) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔ (یہ نماز بھی واجب ہے)۔

طواف کا صحیح طریقہ

(۱) حجر اسود سے ذرا بائیں کو کھڑا ہو۔

(۲) دل سے طواف کی نیت ہو۔

(۳) حجر اسود کی طرف منہ کئے ہوئے داہنے کو چلنا شروع کرے۔

(۴) جب حجر اسود کا بالکل سامنا ہو تو کانوں تک ہاتھ اٹھا کر یہ کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑ دے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاِتِّبَاعًا لِسُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۵) پھر حجر اسود کو بوسہ دے، یا ہتھیلیاں ان کی طرف کر کے انھیں کو چوم لے (بوسہ کے لئے لڑنا، کسی کو تکلیف دینا گناہ ہے) اب داہنے مڑ کر کعبہ کو بائیں طرف سے دعائیں کرتا حاجتیں مانگتا حطیم کو بھی شامل کرتا ہوا پھیرے کرے۔ جب کعبہ کے چوتھے کونے پر پہونچے تو اگر چھونا ممکن ہو تو صرف ہاتھ لگا لے اور بھیڑ ہو تو یونہی گذر جائے نہ اس طرف منھ کرے نہ اسے چومے، نہ اسے ہاتھ لگائے، حجر اسود پر پہونچ کر ایک پھیرا ہوا۔ اس طرح سات پھیرے کرے، اور یہ ایک طواف ہوا (ابتداء طواف کی دعاء کا خلاصہ یہ ہیکہ اے اللہ ہم تجھ پر ایمان لائے تیرے عہد کو پورا کرنے اور حضرت محمد ﷺ کی سنت

وپیروی کرنے کی وجہ سے حجر اسود یا دیوار کعبہ کو بوسہ دے رہے ہیں چونکہ حضرت محمد ﷺ نے اسے بوسہ دیا ہے، اسلئے ہم بھی کرتے ہیں۔ ورنہ ہم انھیں اپنا خدا اور حاجت روا نہیں سمجھتے۔ یہ طواف تو ہم تیری تجلی کے گرد کر رہے ہیں)

مسئلہ :۔ طواف کعبہ کرتے وقت کعبہ کی طرف چہرہ نہ کرنا چاہیئے۔ چہرہ کا رخ سامنے ہی کی طرف رہے۔

مسئلہ :۔ کعبہ شریف کا طواف نفل نماز اور عمرہ سے افضل ہے۔

نوٹ:

بقر عید کی نماز حاجیوں پر نہیں ہے۔

نمبر شمار	حج کے کام	مفرد کو	متمتع کو	قارن کو
۱	علامت احرام کی چادر پہننا	فرض	فرض	فرض
۲	۸ر ذی الحجہ کو لبیک کہتے ہوئے منیٰ جانا	سنت	سنت	سنت
۳	۹ر کی فجر تک منیٰ میں ٹھہرنا	سنت	سنت	سنت
۴	۹ر کو زوال سے پہلے عرفات پہنچنا	سنت	سنت	سنت
۵	۹ر کو بعد زوال عرفات میں موجودگی	اہم فرض	اہم فرض	اہم فرض
۶	خیمہ میں ظہر کے وقت ظہر عصر کے وقت عصر پڑھنا	فرض	فرض	فرض
۷	خدا کے حضور کا تصور اور دعا	اہم سنت	اہم سنت	اہم سنت
۸	بعد غروب لبیک کہتے ہوئے مزدلفہ جانا	سنت	سنت	سنت
۹	مزدلفہ میں مغرب وعشاء پڑھنا اور قیام کرنا	واجب	واجب	واجب
۱۰	مزدلفہ میں سے کنکریاں چن لینا	سنت	سنت	سنت

نمبر شمار	حج کے کام	مفرد کو	متمتع کو	قارن کو
۱۱	۱۰ر کو بعد فجر فوراً منیٰ جانا	سنت	سنت	سنت
۱۲	منیٰ میں قبل زوال جمرۂ عقبیٰ پر رمی کرنا	واجب	واجب	واجب
۱۳	رمی کے بعد حج کی قربانی کرنا	سنت	واجب	واجب
۱۴	قربانی کے بعد سر منڈانا پھر لبیں کترانا	واجب	واجب	واجب
۱۵	غسل کر کے سلا لباس پہننا	مستحب	مستحب	مستحب
۱۶	بارھویں کے۔ غروب سے پہلے پہلے طواف حج	فرض	فرض	فرض
۱۷	طواف کے بعد صفا و مروہ پر دوڑنا	واجب	واجب	واجب
۱۸	۱۱/۱۲ر دو دن بعد زوال تینوں جمرات پر رمی کرنا	واجب	واجب	واجب
۱۹	۱۳ر کو بعد زوال رمی کرنا	واجب	واجب	واجب
۲۰	واپسی میں محلہ معابدہ میں عشاء تک قیام کرنا	سنت	سنت	سنت

ضروری مسائل

(فرض اور واجب کام بہت توجہ سے کیئے جائیں)

(۱) مفرد اور قارن کو اپنا احرام یلملم سے اور متمتع کو عمرہ کا احرام یلملم سے اور حج کا احرام حطیم سے آٹھویں کو بعد طلوع آفتاب باندھنا چاہیئے۔ متمتع کو احرام حج کے ساتھ طواف ضروری نہیں۔

(۲) منیٰ کو روانگی اور قیام آٹھویں کو مسنون ہے۔

(۳) آٹھویں کی ظہر، عصر مغرب وعشاء اور نویں کی فجر پڑھنا بھی مسنون ہے۔

(۴) نویں کو بعد زوال عرفات کی حاضری فرض ہے

چاہے پانچ ہی منٹ کو ہو۔ چاہے مریض یا بے ہوش ہو۔
چاہے بغیر منیٰ گئے سیدھے عرفات ہی پہونچے۔
(۵) عرفات جاتے وقت مزدلفہ کے راستے سے نہیں
"ضب" سے ہوکر جانا چاہئے۔
(۶) عرفات پہونچ کر جبل رحمت پر خطبہ سننے کے لئے
وہاں ٹھہرنا بھی سنت ہے۔
(۷) عرفات میں نماز ظہر وعصر کو ملانا صرف سنت ہے
اور وہ بھی چند شرائط سے (آج کل چونکہ ہر مذہب کی
رعایت نہیں کی جاتی اس لئے اس میں قباحتیں ہیں) بہتر
یہی ہے کہ اپنے پڑاؤ پر ظہر کے وقت ظہر کی اور عصر کے
وقت عصر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے، اگر مسافر

ہے یعنی آٹھویں تک اس کا قیام مکہ میں پندرہ دن سے کم رہا ہے تو قصر کرے ورنہ پوری چار پڑھے۔

(۸) ساری دنیا کے مسلمانوں کے لئے دل سے پابندی شریعت کی، عزت وحکومت کی، خاتمہ بالخیر کی، مغفرت وعافیت کی دعا کرے اور قبلہ رو ہو کر یہ دعا پڑھے (سو بار) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ. پھر سو بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. پھر (سو بار) درود شریف۔

(۹) عرفات میں غروب آفتاب پر نماز مغرب نہ پڑھے، نہ راستے میں پڑھے بلکہ مزدلفہ پہنچ کر وہیں مغرب وعشاء کی دونوں نمازیں ایک وقت میں ایک اذان واقامت

کے ساتھ پڑھے۔

(۱۰) نویں اور دسویں کی اس درمیانی رات کو مزدلفہ میں قیام کرنا اور مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ پڑھنا پھر اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرنا (استغفار درود شریف پڑھنا) واجب ہے۔

(۱۱) منیٰ میں تین پتھر شیطان کے نام سے گڑے ہیں ان میں سے جو مکہ کی طرف آخری ہے، اسے جمرۂ عقبہ (بڑا شیطان) کہتے ہیں۔ دسویں ذی الحجہ کو صرف اسی ایک کو سات کنکریاں خود مارنا واجب ہے بھیڑ کی وجہ سے بچہ یا عورت یا مرد کسی دوسرے کو وکیل نہیں بنا سکتا، معذور یا بیمار دوسرے کو وکیل بنا سکتے ہیں کہ میری طرف سے رمی

کردو (کنکریاں ماردو) پہلی کنکری مارتے وقت سے لبیک الخ کہنا بند کردے اور بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْماً لِلشَّیْطَانِ وَرِضیً لِلرَّحْمٰنِ۔ کہہ کر کنکری کو انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کی چٹکی سے پتھر پر سامنے سے اس طرح پھینکے کہ کنکری اسے چھوجائے یا اس کے بہت قریب گرے، زور سے نہ مارے دل میں یہ سوچے کہ شیطان کو مارنے کی غرض یہ ہے کہ میں جہالت، برائی، شیطنت، شرارت، دوسرے کو بہکانے اور ستانے سے اب نفرت کروں گا اور بچوں گا۔

(۱۲) حج کی قربانی مفرد پر مستحب ہے۔ البتہ متمتع اور قارن پر واجب ہے۔

(۱۳) منیٰ میں پہلے رمی کرے پھر قربانی کرے، پھر مرد کو پورا سر یا چوتھائی منڈانا یا کترانا واجب ہے، عورت کو صرف ایک انگل بال خود کترنا یا کسی محرم سے کتروانا واجب ہے، سر کے بال منڈانے یا کترانے کے بعد لبیں کترائے، اس کے بعد ناخن کٹوائے، یہ ترتیب اگر بدل گئی تو جرمانہ میں ایک بکری ذبح کرنی پڑے گی، اب احرام کھل گیا حاجی حلال ہو گیا۔

(۱۴) پھر مکہ آ کر طواف زیارت کر کے منیٰ واپس چلا جائے، رات منیٰ میں گذارنا سنت ہے، حلال ہونے کے بعد اگر سلا لباس پہن لیا ہے تب تو طواف میں صرف رمل کرے یعنی پہلے تین پھیروں میں اکڑ کر سینہ تانے ہلکی

دوڑ دوڑے، اوراب تک چادریں پہنے ہے تو رمل بھی
کرے اور اضطباغ بھی یعنی داہنا کندھا کھول بھی لے
کندھا ساتوں پھیروں میں کھلا رکھے پھر نماز پڑھنے میں
کندھا بھی ڈھانک لے اور سر بھی کیونکہ اب احرام
کھل چکا ہے۔

یہ طواف ہو سکے تو دسویں کو کرے یہ افضل ہے۔
ورنہ گیارہویں کو کسی وقت ورنہ بارہویں کو غروب سے
پہلے پہلے کر لے۔

(۱۵) سعی زیارت یعنی طواف زیارت کے بعد صفا ومروہ
کی دوڑ میں نہ احرام ہے نہ اس کے بعد سر منڈانا۔

(۱۶) منیٰ میں گیارہویں اور بارہویں کو قیام رکھے مکہ

جائے تو رات منیٰ میں گذارے رمی بعد زوال کرے۔

(۱۷) بارہویں کو واپسی کی نیت ہو تو بھی بعد زوال تینوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں مارنا چاہئے قبل زوال کنکریاں مار کر روانہ ہو جانے سے جرمانہ میں بکری ذبح کرنا ہوگا، واپسی کی نیت ہو تو سورج ڈوبنے سے پہلے منیٰ چھوڑ دے۔

(۱۸) اگر تیرہویں کو بھی قیام کا ارادہ ہو تو شب منیٰ میں گذارے اور تیرہویں کو بعد زوال تینوں شیطانوں کو سات کنکریاں مارنا ضروری ہے البتہ تیرہویں کو قبل زوال بھی جائز ہے۔

(۱۹) دو دن یا تین دن جمرات پر رمی کا طریقہ یہ ہے کہ

پہلے مسجد خیف کے قریب والے شیطان کو حسب قاعدہ
سات کنکریاں مار کر اس کے پاس سے ہٹ کر پندرہ
منٹ تک خدا سے دعائیں مانگتا رہے سب مسلمانوں
کیلئے دعا کرے پھر بیچ والے کو حسبِ قاعدہ سات
کنکریاں مار کر اس کے پاس سے ہٹ کر ۱۵ ر منٹ تک
دعائیں مانگتا رہے مگر تیسرے شیطان کو مار کر سیدھا اپنے
ٹھکانے چلا جائے اب دعا مانگنا مسنون نہیں ہے۔

(۲۰) تیرہویں کو منیٰ سے چل کر سنت یہ ہے کہ وادی محصب
میں (جس کا نام آجکل معابدہ ہے اور وہیں شاہی محل بنا ہے،
اس کے سامنے محلہ میں) مسجد میں ٹھہرے ظہر سے عشاء تک
کی نماز وہیں پڑھے پھر ذرا لیٹ رہے، پھر مکہ جائے۔

طواف وداع

یہ ہر آفاقی حاجی کے لئے واجب ہے یہ طواف بالکل چلتے وقت کرے اگر کسی نے کوئی نفلی طواف کیا اور اس کے بعد روانہ ہو گیا طواف وداع الگ سے نہیں کیا تو بھی طواف وداع ہو گیا، اس میں احرام اضطباع، رمل اور سعی نہیں، طواف کے بعد مقام ابراہیم میں نماز پڑھے ملتزم پر آخری دعائیں مانگ لے، خوب روئے، زمزم پیئے، پھر حسرت سے کعبہ کو دیکھے اور الٹے پاؤں لوٹے، رونے کی شکل بنائے باہر مسکینوں کو صدقہ دے، چلتے وقت پھر آنے کی اور بار بار آنے کی دل سے دعا کرے۔

حج بدل

(۱) حج بدل دراصل اس حج کو کہتے ہیں جو کسی مردہ یا کسی زندہ معذور کے حج فرض کے بدلہ میں کیا جائے مامور کو اس مردہ یا معذور کے وطن ہی سے سفر حج شروع کرنا چاہئے۔

(۲) حج نفل محض ثواب پہنچانے کے لئے اگر ہے تو وہ مکہ مدینہ کے لوگ بھی کر سکتے ہیں۔

(۳) اگر مامور کو مدینہ جانے کی اجازت اور خرچ ملے تو جائے ورنہ نہیں۔

(۴) جو پہلے اپنا حج کر چکا ہے وہی حج بدل کر سکتا ہے اور جس نے پہلے اپنا حج ادا نہیں کیا وہ حج بدل کو جائے تو حج

تو ادا ہو جائے گا مگر پھر اس پر اپنا حج بھی فرض ہو جائیگا، چاہے اگلے سال جائے، چاہے وہیں رہ جائے۔

(۵) مامور کو افراد کرنا چاہیئے تمتع تو اجازت کے بعد بھی نہیں کرسکتا، قران بعد اجازت کرسکتا ہے مگر افراد ہی افضل ہے۔

(۶) مامور کا سارا خرچ ریل، جہاز، موٹر، کھانا، لباس، نائی، دھوبی وغیرہ آمر یا اس کے وارث کے ذمہ ہے، بہتر یہ ہے کہ مامور کی حیثیت کا خرچ مامور کو ہبہ کردے تاکہ اس کو حساب کرنے اور واپس کرنے کی زحمت نہ ہو ورنہ مامور پر واجب ہے کہ حساب اور واپسی جو بچے، پائی پائی واپس کرے۔

(۷) مامور جب احرام باندھے تو نیت میں نوبت الحج عن فلاں ابن فلاں بھی کہے"۔

مدینہ کی حاضری

(۱) تاجدار مدینہ حضور اکرم سرور عالم ﷺ کی قبر شریف کی زیارت افضل قربات ہے، اور خود حضور ﷺ ہی کی زیارت ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ "جس نے حج کیا پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو اس نے گویا میری زندگی میں خود میری زیارت کی۔

اسی لئے بعض بزرگوں کے نزدیک یہ کہنا بھی بے ادبی ہے کہ میں نے حضور ﷺ کی قبر کی زیارت کی۔

(۲) حضور ﷺ کی زیارت بڑی سعادت و نعمت ہے اور اس سے محرومی ظلم ہے، حدیث میں ہے "جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا" جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہے۔

(۳) مدینہ شریف کے سفر میں مسجد نبوی اور قبر نبوی (یعنی خود حضور ﷺ) دونوں ہی کی زیارت کی نیت کرنی چاہئے۔ (درمختار)

(۴) سفر مدینہ میں قلبی ذوق وشوق سے نماز کے درود کی کثرت کرنی چاہئے کہ وہ سب درودں سے افضل ہے۔

(۵) جب شہر مدینہ یا سبز گنبد اور اس کے درخت نظر آنے

لگیں تو درود وسلام پڑھے بہتر یہ ہے کہ پیدل چلنے لگے۔

(۶) جب فصیل مدینہ آجائے تو درود کے بعد یہ دعا مانگے:۔ اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ لِيْ وِقَايَةً مِنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ.

(۷) جب شہر کے دروازہ میں داخل ہو تو یہ کہے بسم اللہ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّارْزُقْنِيْ مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ مَارَزَقْتَ اَوْلِيَائِكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَاَنْقِذْنِيْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ.

(۸) مسجد نبوی میں اعتکاف مستحب کی نیت سے باب

جبریل سے عاجزانہ شکل بنائے ہوئے داخل ہو، پہلے دایاں پاؤں رکھے اور یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

(۹) پھر محراب نبوی میں یا ممبر شریف اور آرامگاہ آنحضرت ﷺ کے درمیان میں اگر وقت ہو تو دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھے، پھر دو رکعت نفل اس کا شکرانہ پڑھے کہ یہاں حاضری نصیب ہوئی اور زیارت قبول ہو نیکی اور آنحضرت ﷺ کے حضور میں ادب کی توفیق ملنے کی دعا نیز اور دعائیں مانگے کہ یہ قبولیت کی جگہ ہے۔

(۱۰) پھر ادب سے نیچی نگاہ کئے ہوئے حضور ﷺ کی

آرامگاہ کے سامنے حاضر ہو قبلہ کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو اور یقین کرے کہ اس وقت حضور پر نور ﷺ کے سامنے ہوں، اور سرکار دو جہاں سے ہم کلام ہوں، لہٰذا نہ ادھر ادھر دیکھے نہ جالی کو ہاتھ لگائے، نہ جالی کے اندر دیکھے، نہ جالی کو بوسہ دے، نہ وہاں سجدہ کرے، کیونکہ حضور ﷺ کے سامنے یہ سب بے ادبی ہے، پھر ہاتھ چھوڑ کر صلوٰۃ وسلام پڑھے مگر زور سے چیخ کر صلوٰۃ وسلام نہ کہے اس حرکت سے اندیشہ ہے کہ حضور ﷺ کو ایذاء پہنچے اور سب نیکیاں برباد ہو جائیں۔

(۱۱) پھر دھیمی آواز سے کم سے کم اتنا کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یہ سلام سب سے

افضل ہے اس لئے کہ معراج میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو انہیں الفاظ میں اپنا سلام بھیجا تھا، یا دوسرے طریقے سے سلام بھیجے سلام کرتے وقت اس کا یقین رکھے کہ سامنے آنے پر حضور ﷺ ہی نے اپنی عادتِ شریفہ کے مطابق مجھے سلام کرنے میں سبقت کی ہے"۔

ع۔ بریں مژدہ گر جاں فشانی رواست

سلام صرف ایک ہی بار کہنا چاہیئے البتہ درود بار بار پڑھے ذوق وشوق سے پڑھے اور یوں پڑھے:۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ

یقین رکھے کہ حضور خود سن رہے ہیں۔

(۱۲) اس کے بعد حضور کے انعامات اور احسانات کا

اعتراف کر کے آپ کے لئے جزاء خیر اور مقام محمود ملنے کی یوں دعا کرے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَشْهَدُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ

الرِّسَالَةَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَکَشَفْتَ الْغُمَّةَ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا خَیْرًا وَّاَفْضَلَ مَا جُزِیَ بِہٖ نَبِیًّا وَّرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِہٖ. اَللّٰھُمَّ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا نَبِیَّ الرَّحْمَةِ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی مِلَّتِکَ وَسُنَّتِکَ.

اس کے بعد درود شریف زیادہ سے زیادہ پڑھے نماز کا درود سب سے افضل ہے اس کے بعد اپنے لئے

تمام مسلمانوں کے لئے ، اعزہ و احباب کے لئے دین و دنیا کی جائز حاجتیں خدا سے مانگیں۔

(۱۳) اس کے بعد کسی نے تمہارے ذریعہ سلام کہلایا ہو تو اس طرح کہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ فُلَانِ بن فلاں

(۱۴) پھر دو ہاتھ داہنی طرف ہٹ کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے سامنے آؤ اور ہاتھ چھوڑ کر سلام پڑھو۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَثَانِیَهٗ فِی الْغَارِوَرَفِیْقَهٗ فِی الْاَسْفَارِوَاَمِیْنَهٗ عَلَی الْاَسْرَارِ اَبَابَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْکَ

وَاَرْضَاکَ وَجَزَاکَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَیْرًا.

پھر ایک ہاتھ داہنی طرف ہٹ کر سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے آؤ اور ہاتھ چھوڑ کر اس طرح پڑھو۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا أَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدَنَا عُمَرَ الْفَارُوْق، اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ اَعَزَّ اللّٰه بِکَ الْاِسْلَامَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْکَ وَاَرْضَاکَ وَجَزَاکَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَیْرًا.

اتنا کافی ہے ورنہ اس کے بعد یہ بھی مستحب ہے کہ حضور ﷺ کے سامنے حاضر ہو کر یہ کہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ

وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم. يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ فِيْكَ وَلَوْاَنَّهُمْ اِذْظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا، فَيَارَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَابِكَ ظٰلِمِيْنَ، لِاَنْفُسِنَامُسْتَغْفِرِيْنَ مِنْ ذُنُوْبِنَافَاشْفَعْ لَنَااِلٰی رَبِّنَاوَاَسْاَلُهُ اَنْ يُّمِيْتَنَاعَلٰی سُنَّتِكَ وَيَحْشُرُنَافِيْ زُمْرَتِكَ.

اس کے بعد مسلمانوں کے لئے عافیت وعزت کی دعائیں مانگے۔

(۱۶) جب تک مدینہ میں قیام رہے مسجد نبویؐ کی جماعت ترک نہ ہونے پائے۔ کیونکہ وہاں پر ہر رکعت کا ثواب

پچاس ہزار رکعتوں کے برابر ہے۔

(۱۷) فرض نماز میں قیام امام کے پیچھے پہلی صف میں افضل ہے لہٰذا پہلی صف اور تکبیر اولیٰ میں شامل ہونے کا اہتمام کرے البتہ نفل کے لئے روضۂ جنت افضل ہے۔

(۱۸) روزانہ ادب کے ساتھ کم از کم ایک بار سلام کو حاضر ہونا ضروری ہے اور پانچ وقت ہو تو بہتر ہے۔

(۱۹) مسجد میں جب بھی روضہ کے پاس سے گذرے تو سامنے آکر اتنا ضرور کہہ لیا کرے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اور اگر مسجد کے باہر سے گذرے تو بھی قبہ مبارک بہ نیت ثواب دیکھے اور درود نماز والا پڑھے۔

(۲۰) اہل مدینہ کا بہت احترام کرے، خرید وفروخت میں بھی ان کی امداد کی بھی نیت کرلے۔

(۲۱) جب واپسی کا ارادہ ہو تو پہلے روضۂ جنت میں آکر دو رکعت نفل پڑھے پھر آرامگاہِ اقدسؐ کے سامنے حاضر ہوکر حسبِ معمول درود وسلام پڑھے۔ پھر حضورؐ کے وسیلہ سے اپنے اور جملہ مسلمانوں کیلئے رو رو کر دعائیں مانگے اور یہ بھی کہے۔

اَللّٰھُمَّ بِجَاہِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَبِحَقِّ ھٰذَا النَّبِیِّ لَا تَجْعَلْ ھٰذَا آخِرَ عَھْدِیْ بِنَبِیِّکَ وَحَرَمِہٖ وَمَسْجِدِہٖ وَیَسِّرْلِیَ الْعَوْدَ اِلَیْہِ وَالْعُکُوْفَ لَدَیْہِ وَارْزُقْنِیَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ

وَرُدَّنَا اِلٰی اَهْلِنَا سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ آمِیْنَ

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

مدینہ شریف میں روضہ اقدس کی جالیاں چھونا اسے چومنا، اس کے اندر جھانکنا، بلا وجہ اس کی طرف پشت کرنا، اس کے قریب زور سے بولنا، بدتمیزی سے ہنسنا، آنحضرت ﷺ کے سامنے بے ادبی ہے، اس سے بچنا ضروری ہے"۔

احرام کی بے ادبی اور جرمانہ کا بیان

اللہ کے دربار میں جانے کی نیت اور لباس احرام کے آداب یہ ہیں:۔

(۱) خوشبو استعمال نہ کرے۔

(۲) سِلا لباس نہ پہنے۔
(۳) مرد سر اور چہرہ کو نہ ڈھانکے۔
(۴) بال نہ مونڈے نہ کترائے نہ جوں مارے نہ دور کرے۔
(۵) ناخن نہ کاٹے۔
(۶) حج کا کوئی واجب نہ چھوڑے۔
(۷) جماع نہ کرے۔
(۸) خشکی کے جانور کو نہ شکار کرے نہ شکاری کو مدد دے۔

اَب مسائل سنو!

تمہید (۱) اگر آداب کے خلاف ہو جائے تو اس غلطی کو جنایت کہتے ہیں، غلطی پر جرمانہ یا سزا کو کفارہ یا جزا کہتے ہیں، بڑی غلطی پر قربانی کے قاعدے کی طرح

ایک بکری (منیٰ یا مکہ میں) ذبح کرنی پڑتی ہے اسے دَم کہتے ہیں، چھوٹی غلطی پر پونے دو سیر گیہوں خیرات کرنے پڑتے ہیں اسے صدقہ کہتے ہیں۔

(۲) جنایت چاہے قصداً کرے چاہے بھول کر کرے۔ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو، خوشی سے کرے یا کسی کے جبر سے کرے، سوتے میں کرے یا جاگتے میں، ہوش میں کرے یا بیہوشی میں یا نشہ میں، عذر سے کرے یا بلا عذر جزا اور کفارہ ضرور ہی دینا پڑے گا ورنہ حج ناقص رہیگا۔ مختصراً چند مسائل یہاں درج ہیں باقی علماء کرام سے پوچھئے۔

(۳) قصداً جنایت اور احرام کی بے ادبی کرنا سخت گناہ ہے جنایت ہو جائے تو جزا بھی دے اور توبہ بھی کرے

کیونکہ جزا سے صرف خرابی درست ہوگی، قصداً کرنے کا گناہ صرف توبہ ہی سے معاف ہوگا۔

(۴) کوئی جنایت اگر ہو جائے مثلاً خوشبو لگالی یا لباس سلا ہوا پہن لیا تو جزا دینے پر اسے اسی نیت سے دور بھی کردے کہ اسے اب استعمال نہ کروں گا ورنہ اگر جرمانہ اور جزا دینے کے بعد بھی اسے دور نہ کیا تو اتنا ہی جرمانہ پھر دینا پڑے گا۔

خوشبو لگانا

(۱) پھول یا خوشبودار پھل سونگھنا یا عطر کی دوکان پر خوشبو سونگھنے کی نیت سے بیٹھنا مکروہ ہے جرمانہ نہیں۔

(۲) اگر کسی ایک بڑے پورے عضو جیسے سر، ہاتھ پنڈلی،

چہرہ، ران پر یا کسی عضو پر تھوڑی خوشبو لگائی چاہے لگاتے ہی دھو دی ہو مگر ایک دم واجب ہے اسی طرح اگر زیادہ خوشبو یا بڑے عضو پر لگائی تو بھی دم واجب ہے۔

(۳) اگر چھوٹے عضو انگلی، آنکھ، ناک یا بڑے عضو کے حصہ پر تھوڑی سی خوشبو لگائی تو صدقہ دے۔

(۴) اگر الگ الگ کئی جگہ بیٹھ کر خوشبو لگائی تو ہر جگہ کیلئے الگ الگ جزا ہوگی، دم یا صدقہ واجب ہے۔

(۵) عورت اگر ہتھیلی پر مہندی لگائے تو دم واجب ہے۔

سلا لباس پہننا

(۱) بدن کی بناوٹ کے لحاظ سے جو کپڑا سیا گیا ہو اس

کا پہننا منع ہے، البتہ چادر میں جیب سینا یا سلی دلائی اوڑھنا جائز ہے۔(مگر سر کھلا رہے)

(۲) احرام پہننے والا لباس ایک پورے دن یا بارہ گھنٹہ یا زیادہ پہنے رہا تو اسے اتار دے اور دم ادا کرے لیکن اگر گھنٹہ دو گھنٹہ پہنا تو صدقہ دے اور گھنٹہ بھر سے کم پہنا تو ایک مٹھی گیہوں خیرات کرے۔

(۳) اگر ایک ہی دن میں زخموں کی وجہ سے کرتا اور سردی کی وجہ سے موزہ پہنا تو ایک دم دے اسی طرح اگر ایک مجلس میں سر پر پگڑی بھی باندھی اور کرتا بھی پہنا تو بھی ایک دم دے لیکن اگر ایک سلا لباس ضرورت سے پہنا اور دوسرا بلا ضرورت تو دو دم دے۔

(۴) ایسا جوتا پہننا جس سے قدم کی پشت کی ہڈی ڈھک جائے تو بارہ گھنٹے پہننے سے دم اور کم دیر پہننے سے صدقہ واجب ہوگا۔

(۵) سلا چوغا یا کوٹ صرف کندھے پر ڈال لیا نہ آستین پہنی نہ بٹن لگائے تو جزا کچھ نہیں مگر مکروہ ہے۔

سر یا چہرہ ڈھانکنا

(۱) اگر مرد نے عذر سے سارا چہرہ یا سر یا چوتھائی چہرہ یا سر کپڑے سے ڈھانکا، اسی طرح عورت نے سارا یا چوتھائی چہرہ کپڑے سے ڈھانکا اور بارہ گھنٹے ڈھانکے رکھا تو دم واجب ہے، لیکن اگر چہرہ یا سر چوتھائی سے کم ڈھانکا یا بارہ گھنٹے سے کم ڈھانکا تو صدقہ دے۔

(۲) اگر سر پر سینی ٹوکرا، دیگ، طشت، لوہار کھا تو کچھ جزا نہیں۔

(۳) اگر سر پر مٹی لگائی تو دم واجب ہے۔

(۴) اگر بلا عذر سونے میں سر یا چہرہ ڈھانکا یا دوسرے نے ڈھانکا اور اسے معلوم ہو گیا تو کم یا زیادہ دیر کے مطابق اسے دم یا صدقہ دینا ہوگا۔

بال مونڈنا

(۱) بال کا مونڈنا یا کترنا، اکھاڑنا، جلانا چونے یا ہڑتال یا بال صفا صابن سے دور کرنا، مرد عورت سب کو منع ہے، احرام والا اپنے بال دور کرے یا دوسرے کی خوشی سے ہو یا کسی کے جبر سے، بھول کر ہو یا قصد سے سر کے ہو یا بغل یا ناف کے سب میں جزا ہے۔

(۲) اگر سر کے یا داڑھی کے چوتھائی یا اس سے زیادہ بال دور کرائے یا کسی طرح دور کیئے تو دم واجب ہے اور اگر ۱/۴ سے کم دور کیئے تو صدقہ۔

(۴) گردن، بغل، ناف کے اگر کل بال دور کیئے تو دم ادا کرے اور اگر کم دور کرے تو صدقہ۔

(۵) اگر چار مجلسوں میں چوتھائی، چوتھائی سر منڈایا، اور بیچ میں جزا نہیں دی تو ایک دم دے اور اگر بیچ بیچ میں جزا دے چکا تھا تو ہر مرتبہ دور کرنے پر ایک ایک دم دے۔

(۶) اگر متفرق جگہوں سے تھوڑا تھوڑا منڈایا کہ مجموعہ ۱/۴ کے برابر ہو گیا تو دم واجب ہے ۱/۴ سے کم میں صدقہ۔

(۷) اگر وضو میں سر یا ڈاڑھی کے تین بال یا کم گرے یا

ٹوٹے تو ایک مٹھی گیہوں خیرات دے، البتہ ان کو خود اکھاڑا ہے تو ہر ہر بال پر ایک ایک مٹھی گیہوں خیرات کرے۔

ناخن کاٹنا

(۱) اگر ایک جگہ ایک ہاتھ کے ایک پاؤں کے یا چاروں ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹے تو ایک دم واجب ہے لیکن اگر چار جگہ ہٹ ہٹ کر ایک عضو کے پورے ناخن کاٹے تو چار دم واجب ہوں گے۔

(۲) اگر ایک عضو سے چار کاٹے یا دو تین عضو سے الگ الگ ملا کر پانچ ناخن کاٹے یا چاروں اعضاء سے چار چار کرکے سولہ ناخن کاٹے، پورے کسی عضو کے پانچ

نہیں کاٹے تو صدقہ واجب ہے۔

(۳) ٹوٹے ناخن کو توڑ دینے سے کچھ نہیں۔

یہ مختصر بیان تھا۔ بہتر یہ ہے کہ جب کوئی صورت پیش آئے کسی معتبر عالم سے مسئلہ پوچھے اپنی رائے پر عمل نہ کرے۔

عورتوں کے مسائل حج یکجا

(۱) سفر میں یا منیٰ وعرفات میں بلاوجہ نماز نہ چھوڑیں، جہاز میں قے، متلی کے وقت بھی نماز نہ چھوڑیں، کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر اور بیٹھ نہ سکیں تو لیٹ کر اشارے سے پڑھیں، پردہ کے اہتمام سے نہ ہو سکے تو برقعہ اتار کر کونہ میں بیٹھ کر پڑھیں۔

(۲) میقات سے ناپاکی میں بھی احرام باندھ لیں یعنی نیت کر کے لبیک کہہ لیں بغیر احرام ونیت کے میقات سے نہ گذریں۔

(۳) عورت کا احرام صرف اتنا ہے کہ ماتھے اور چہرہ کو کپڑے وغیرہ سے بچائیں یعنی اہتمام سے چہرہ کو اس طرح چھپائے کہ بال کی جڑ سے ٹھوڑی تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک کسی طرح کسی وقت کپڑا چھونا نہ لگنے پائے ورنہ مجبوراً کھلا ہی رکھے۔

(۴) ناپاکی میں حسب ذیل کام کر سکتی ہیں۔

احرام ونیت باندھنا۔لبیک کہنا۔درود کلمہ استغفار دعا پڑھنا،شہر مکہ میں قیام۔منیٰ،عرفات،مزدلفہ میں قیام،

صفا مروہ کی سعی۔

(۵) ناپاکی میں حسب ذیل کام نہیں کر سکتیں۔

حرم شریف مکہ یا مدینہ میں یا کسی مسجد میں جانا، طواف کرنا، نماز روزہ کرنا۔

(۶) عورت جب تک عرفات میں قیام، رمی، انگل بھر بال کترنا، قربانی، طواف زیارت نہ کرے، شوہر سے دُور رہے۔

(۷) مرد وعورت جب تک طوافِ زیارت نہ کریں گے ایک دوسرے کیلئے حلال نہیں ہو سکتے، چاہے عمر بھر گذر جائے۔

(۸) عورت یا مرد کے دو گناہ بہت بڑے ہیں، ایک تو ناپاکی کی حالت میں طواف زیارت کرنا اور دوسرے (رمی وقربانی کے بعد) سر منڈانے یا بال کترنے سے

پہلے مرد و عورت کا ہم بستر ہونا اگر مرد یا عورت ایسا کرے گی تو ہر ایک کو ایک گناہ کا کفارہ ایک پوری گائے یا اونٹ ذبح کرنا ہوگا۔

(۹) مردوں کے ساتھ دھکم دھکا کا طواف نہ کریں بلکہ الگ بیٹھ کر کعبہ شریف کو دیکھیں یہ بھی عبادت ہے۔

(۱۰) اگر عورت ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ میں نہ ٹھہرے تو دم واجب نہیں ہاں مرد اگر نہ ٹھہرے تو دم واجب ہے۔

(۱۱) عورت کنکری خود مارے ہجوم میں وکیل نہیں بنا سکتی ورنہ پونے دو سیر گیہوں دے ہاں مریض وکیل بنا سکتی ہے، سورج نکلنے سے پہلے اور غروب کے بعد رمی کرے۔

(۱۲) رمی کے بعد سارے سر کے بال کو پکڑ کر ایک انگل

خود کترے یا محرم سے کترا لے۔

(۱۳) ناپاکی سے طوافِ زیارت بارھویں کی شام تک نہیں کرسکی تو پاکی کے بعد طواف کرے اگر بارھویں کو غروب سے اتنی دیر پہلے پاک ہوئی کہ غسل کرکے حرم جاکر کم سے کم چار پھیرے قبل غروب کرسکتی ہے تو تیزی سے ایسا کرے اگر نہ کیا تو دم واجب ہے۔

(۱۴) واپسی کے وقت اگر مکہ کی آبادی سے نکلنے سے پہلے پاک ہوگئی تو طوافِ وداع واجب ہے ورنہ نہیں۔

ہدایت

حالتِ احرام میں عورت کے چہرہ پر کپڑا نہ لگنے کے ساتھ ساتھ غیر محرم سے چہرہ کو چھپانا بھی ضروری ہے۔